دل کی بات

اناللہ وانا الیہ راجعون

چودھری ثناءاللہ بھٹہ رحمہ اللہ

مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر، رفیقِ امیر شریعت چودھری ثناءاللہ بھٹہ ۲۶/جولائی ۲۰۰۵ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

انتقال سے ایک ہفتہ قبل وہ اپنے معمول کے مطابق گھر سے دکان پر جانے کے لیے پیدل نکلے اور سرکلر روڈ لاہوری دروازہ کے قریب ایک موٹر سائیکل کی زد میں آ کر گر پڑے۔ بورے والا (ضلع وہاڑی) کے ایک رحم دل مسافر پاس سے گزرے تو یہ دیکھ کر انہیں دکھ ہوا کہ ایک معمر شخص زخموں سے چور سڑک کے کنارے گرا پڑا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں۔ انہوں نے اپنی گاڑی کے ذریعے بے ہوشی اور شدید زخمی حالت میں بھٹہ صاحب کو ہسپتال پہنچایا۔ بھٹہ صاحب نے نیم بے ہوشی کی حالت میں اپنا نام اور فون نمبر لکھوایا تو لواحقین کو اطلاع کی گئی۔ وہ ہفتہ بھر زیر علاج رہے مگر جاں بر نہ ہو سکے اور بالآخر ۲۶/جولائی کی رات انتقال فرما گئے۔

مرحوم چودھری صاحب اس وقت مجلس احرار کے سب سے معمر بزرگ اور جماعت کی پچھتر سالہ تاریخ کے عینی شاہد تھے۔ انہوں نے مجلس احرار کے قیام کے ساتھ ہی ۱۹۳۰ء میں جماعت میں شمولیت اختیار کی اور تادم آخر احرار سے وابستہ رہے۔ انہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مفکرِ احرار چودھری افضل حق، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری، نواب زادہ نصر اللہ خان رحمہم اللہ اور دیگر اکابر کی رفاقت میں کام کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ انہوں نے تحریک آزادی، تحریک تحفظ ختم نبوت اور مجلس احرار اسلام کی تمام تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن اُن کے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی۔ وہ آل انڈیا مجلس احرار کے مرکزی دفتر لاہور کے سیکرٹری اور حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے دور میں مرکزی ناظم نشر و اشاعت رہے۔

انہوں نے آزادی سے قبل مکتبۂ احرار قائم کر کے جماعت کا بے پناہ لٹریچر شائع کیا۔ وہ اعلیٰ درجے کے منتظم اور با اصول آدمی تھے۔ نماز با جماعت اور قرآن کی تلاوت معمول تھا۔ تمام عمر محنت مزدوری کر کے رزق حلال کمایا۔ اُن کی بذلہ سنجی، اُن کی ضعیف العمری پر غالب تھی۔ وہ ایک سادہ مگر باوقار انسان تھے۔ برصغیر کی پچھتر سالہ سیاسی تاریخ کے تمام نشیب و فراز اور واقعات انہیں ازبر تھے۔ وہ تحریکِ آزادی کے گمنام سپاہی تھے۔ انہوں نے مولانا ابوالکلام آزادؒ، علامہ اقبال، مولانا حسین احمد مدنیؒ سمیت ہندوستان کی بے شمار ہستیوں کی زیارت کی تھی۔ اُن کا تعلق بٹالہ سے تھا اور قادیان بالکل قریب تھا۔ بٹالہ سے قادیان کئی میل کا سفر سائیکل پر کرتے اور سائیکل سوار نوجوانوں کا جلوس لے کر قادیان میں احرار کے جلسوں

میں شریک ہوتے۔راستے میں آنے والے گاؤں اور بستیوں میں جلسہ کا اعلان کرتے جاتے۔ بھٹہ صاحب مرحوم ۱۹۳۴ء کی تاریخ ساز احرار کانفرنس قادیان میں شریک ہونے والے خوش نصیبوں میں سے شاید آخری آدمی تھے۔وہ اوّل و آخر ایک راسخ العقیدہ اور باعمل مسلمان تھے۔

۲۷رجولائی کو اُن کے جنازہ میں مجلس احرار کے کارکنوں کے علاوہ ہر شعبۂ زندگی کے افراد شامل تھے۔قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور قبرستان میانی صاحب لاہور میں انہیں سپرد خاک کیا گیا۔اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔اُن کے فرزند جناب ذوالفقار صاحب، اُن کے دیگر بھائی بہنوں اور تمام اہل خانہ سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے اُن کے لیے دعا گو ہیں۔حقیقت میں ہم خود تعزیت کے مستحق ہیں۔**اللھم اغفر لہ‘ ورحمہ**

شاعرِ ختم نبوت سید محمد امین گیلانی رحمہ اللہ

شاعرِ ختم نبوت جناب سید محمد امین گیلانی ۳راگست ۲۰۰۵ءکو رحلت فرمائے گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت امین گیلانی‘ ہمارے اسلاف کی نشانی تھے۔انہوں نے اپنی اجتماعی وسیاسی زندگی کا آغاز حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی جماعت مجلس احرار اسلام کے اسٹیج سے کیا۔ممبئی کے فلم سٹوڈیو میں فلمی گانے لکھنے والا جوانِ رعنا‘ حضرت امیر شریعتؒ کی محفل میں آیا تو زندگی سنور گئی۔گانے چھوڑ کر نعت حبیب کریم ﷺ اور قومی نظمیں کہنے لگا۔اللہ تعالیٰ نے انہیں شکل وصورت اور آواز دونوں کا حسن عطاء فرمایا تھا۔پھر امیر شریعتؒ کی رفاقت نے انہیں عمل وکردار کے حسن سے بھی نواز دیا۔وہ مجلس احرار، مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام اور دینی مدارس کے جلسوں کی رونق تھے۔عقیدۂ ختم نبوت، احتسابِ قادیانیت اور مناقبِ صحابہ رضی اللہ عنہم اُن کے اشعار کا خاص موضوع تھے۔تحریک تحفظ ختم نبوت اور دیگر قومی وسیاسی تحریکوں میں قیدیں کاٹیں۔وہ اپنی خاص طرز کے شاعر تھے۔وہ جب اپنی پرسوز لَے میں اشعار سناتے تو مجمع میں ارتعاش پیدا ہوجاتا۔جیل میں پڑھتے تو زنداں کا سکوت ٹوٹ جاتا۔حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، حضرت امیر شریعتؒ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے چہیتے اور لاڈلے سید محمد امین گیلانی ۳راگست کو فیصل آباد میں ایک دینی مدرسہ کے جلسہ میں شرکت کے لیے گئے اور وہیں رختِ سفر باندھ کر عقبیٰ کو چلے گئے۔۔اُن کی رحلت ایک عہد اور ایک تاریخ کی رحلت ہے۔

مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، عبداللطیف خالد چیمہ اور سید محمد کفیل بخاری نے گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے اُن کے لیے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی ہے۔حق تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے (آمین) سید سلمان گیلانی اُن کی خوبصورت نشانی ہیں۔اللہ تعالیٰ اُن کی اور اُن کے تمام بہن بھائیوں کی عمر میں برکت عطاء فرمائے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔(آمین)